سوال

(311) حافظ قرآن جنبی ہوگیا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

تعاقب

اخبار گوہر بار ''اہل حدیث'' 18 اگست سنہ رواں جلد 36 مبر 42 کی اشاعت بر صفحہ فتاویٰ سوال نمبر 28 میں مندرجہ زیل سوال درج ہے۔ حافظ قرآن جنبی ہوگیا ہے۔ وہ شخص قرآن پڑھے یا نہ اور دوسروں کو پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ "ولا تقرر الحائض ولا الجنب شئا من القران" (ترمذي) (یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے) سوال مذکور کے جواب میں جو حدیث پش کی گئی ہے۔ وہ ضعیف ہے۔ اور حدیث ضعیف صحیح حدیث کے مقابلہ میں مرجوح ہے۔ اعلام الموقعین ج 2 ص 22 میں ہے۔

"وحدیث لا تقراء الحائض ولا الجنب شیئا من القران لم یصح انه حدیث معلول باتفاق اهل العلم بالتحدیث فانه من روایة اسمعیل بن عیاش عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال الترمذي لا نعرفه الا من حدیث اسمعیل بن عیاش عن موسی بن عقبه وسمعت محمد بن اسمعیل یقول ان اسمعیلبن عیاش یروي عن اهل الحجاز واهل العراق احادیث مناقیر کانه یضعف روایة عنهم فیما تفرد به وقال انه حدیث اسمعیل ابن عیاش عن اهل الشام انتهی وقال عبد اللہ ابن احمد عرضت علی ابی حدیثا حدثناه الفضل بن زیاد الضبی حدثنا ابن عیاشبن عقبة عن نافع ابن عمر مرفوعا لا تقرا الحائض ولا التنب شیئا من القران فقال ابی هذا باطل یعنی ان اسماعیل وهم اذلم یصح الحدیث لم فبق مع المانعین حجة الا القیاس"

اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف باتفاق اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں۔ اور صحیح نہ ہونے کی توجیج بھی بیان کر دی گئی۔ عیال راچہ میاں۔ اور بھی فتح الباری ص 303 پ 3 باب آداب القراۃ القرآن للجنب ملاحظہ ہو۔

اول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر

"ولم یرا ابن عیاش بالقراۃ للجنب باسا اور حدیث مرفوع کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی احیانہ"

اس حدیث اوراثر سے صاف طور سے جواز قراۃ القرآن للجنب ثابت ہوا سی لئے صاحب اعلام الموقعین نے صاف کہہ دیا۔

واذلم یصح الحدیث لم یبق مع المانعین حجۃ الا القیاس

یعنی جب کہ حدیث ما بہ الاستدلال صحیح نہیں ہوا۔ تو نہیں باقی رہا۔ مانعین کےلئے کوئی دلیل مگر قیاس اور قیاس نص کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے۔ مذید تحقیق فتح الباری مطبع انصاری صفحہ مذکورہ اوراعلام الموقعین صفحہ مذکورہ میں ملاحظہ فرمایئں۔ (العاجز گلزار احمد از شاہزاد پور مفتی

تعاقب پر تعاقب

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہم نے اخبار اہل حدیث بابت 15 اگست 39ء سمہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا'' اور دلیل میں ترمذی شریف کی یہ حدیث نقل کی تھی۔

"ولا تقرا الحائض ولا الجنب شیا من القران"

یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے۔ اس فتوے پر ایک صاحب نے تعاقب کیا ہے۔ جو اخبار اہل حدیث مجریہ 8 ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ تعاقب کا خلاصہ یہ ہے کہ 1۔ ترمذی شریف کی حدیث مذکور ضعیف ہے۔ 2۔ اثر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ

ولم یرا ابن عباس بالقراۃ للجنب باسا اور حدیث مرفوع کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ کے معارض ہے۔ کیونکہ ان سے صاف طور سے جواز قراۃ القران للجنب ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں بے شک ترمذی شریف کی حدیث مذکور ضعیف ہے علاوہ اس حدیث کے جنبی کے قرآن پڑھنے کی حرمت میں اور بھی ضعیف حدیثیں وارد ہوئی ہیں لیکن بعض کو بعض کے ساتھ ملانے سے قوت حاصل ہوتی ہے اور انکے مجموعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جنبی اور حائضہ کو قرآن پڑھنا جائز نہیں۔ تحفۃ الاحوزی ص 123 ج 1 میں ہے۔

"والحدیث یدل علی انہ لا یجوز الجنب ولا الحائض قراءۃ شئ من القران وقد وردت احادیث فی تحریم قراءۃ القران للجنب وفی کلھا مقال لکن تحصل القبوۃ بانضمام بعضھا الی بعض و مجموعھا یصلح لان یتسک بھا"

اوریہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا (یعنی صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کا) چنانچہ ترمذی شریف میں ہے۔

"وھو قال اکثر اہل العلم من الصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعد ہم مثل سفیان الثوري وابن المبارک والشافعی وحمد وشسحاق قالو لا تقرا الحائض والنجنب من القران شیا الخ"

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے۔ ،اکثر العلماء علی تحریمہ حضرت مولانا عبد الرحمن مبارک پوری شارع ترمذی نے تحریر فرمایا ہے۔

"قلت قول الاکثر ہو الراجع یدل علیہ حدیث الباب"

یعنی اکثر علماء کا قول راجح ہے۔ کیونکہ ترمذی شریف کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ اب رہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر سو وہ حدیث مرفوع کے مقابلہ میں بے اثر ہے۔ اوسر حدیث مرفوع

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احنانہ"

پس واضح ہوکہ زکراللہ سے غیر تلاوت قرآن مراد ہے۔ چنانچہ قرات قرآن کے غیر مستثنیٰ ہونے پر یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے۔

"عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القران علی کل حال مالم یکن جنبا" (رواہ ترمذي وقال ہذا حدیث حسن صحیح)

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے مگر حالت جنابت میں نہیں۔

تحفۃ الاحوذی ص136میں اس اشکال کا ہی جواب دیا گیا ہے۔ الحاصل مولانا ثناء اللہ صاحب کا فتویٰ میرے نزدیک صحیح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص519

محدث فتویٰ